جنگ ہر مجدون کا ایک مختصر تحقیقی جائزہ

Research Analysis of Armageddon

Muhammad Qasim
PhD Scholar, Department of Arabic,
Islamia College Peshawar
mshafiq@numl.edu.pk
Zia Ullah Khan Jadoon
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
University of Peshawar

ABSTRACT

A great war shall be fought in between Muslims and non-Muslims on the earth of Palestine. The place where this war will be fought is named Armageddon near Jerusalem (BaitulMuqadas). All of the three major religions Jewish, Christianity and Islam have their own concept about it. In addition, all of them are preparing themselves for this Great War because in this war a lot of people will be crushed. In Islam, it's called 'Harmajdoon', while in Judaism and Christianity it's called Armageddon. Actually, it's not third world war; third world war will be fought after it. Thus, a research analysis of Armageddon is producing to be known this upcoming Great War.

Key Words: Palestine, Muslims, Jewish, Armageddon.

اس دنیا کے اختتام پر یقیناً بہت کچھ ہونے والا ہے جس میں ایک قابل ذکر جنگ ہر مجدون بھی ہے جو فلسطین میں یروشلم (بیت المقدس) کے قریب مسلمانوں اور کافروں کے مابین لڑی جائے گی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے سپہ سالار امام مہدی ہوں گے جب کہ کافروں کا سردار سفیانی نامی ایک آدمی ہو گا۔ گرچہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ آخر زمانے میں ہونے والی دو عظیم جنگیں ہر مجدون اور تیسری جنگ عظیم جسے

ملحمۃ الکبریٰ یا ملحمۃ العظمیٰ بھی کہا جاتا ہے، ایک ہی جنگ کے دو نام ہیں جو کہ درست نہیں کیونکہ یہ دو الگ جنگوں کے نام ہیں۔ یہاں ان دو جنگوں میں سے پہلی لڑائی یعنی جنگ ہرمجدون کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔

مختصر یہ کہ ملحمہ کبریٰ یعنی تیسری عالمی تباہ کن لڑائی، جنگ ہرمجدون کے بعد واقع ہوگی۔ یوں تو کئی امور ہیں ان دو میں فرق کے لیے تاہم درج ذیل امور کے باعث ہرمجدون کو ملحمہ کبریٰ سے ممیز کیا جاسکتا ہے؛

1۔ ہرمجدون ایک اتحادی جنگ ہوگی جس میں کائنات کے زیادہ تر لوگ شریک ہوں گے۔

2۔ یہ معرکہ فلسطین (حالیہ اسرائیل) کے بڑے میدان ہرمجدو میں ہوگا۔

3۔ یہ تباہ کن ایٹمی جنگ ہوگی جو ہمہ گیر تباہی کے سٹریٹیجک ہتھیار پر ختم ہوگی۔

4۔ یہ جنگ ملحمہ کبریٰ کی تمہید ہوگی کیونکہ روم (امریکہ، برطانیہ) مشرق کے کمیونسٹ (روس، چین) اور شیعہ (ایران) کو ختم کرنے کے لیے مسلمانوں سے مدد طلب کریں گے اور جب ان کا مقصد پورا ہو جائے گا تو اپنی تلواریں اور دانت تیز کر کے ملحمہ کبریٰ میں مسلمانوں کا کام تمام کریں گے۔[1]

اس ہرمجدون جنگ میں مسلمانوں کے سپہ سالار امام مہدی جب کہ مخالف فوج کا لیڈر سفیانی ہوگا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ سفیانی واپس آئے گا تو اس کے ساتھی اسے عار دلائیں گے چنانچہ وہ ایک لشکر تیار کریں گے امام مہدی سے جنگ کے لیے اور سات جھنڈوں یعنی ملکوں کے حکمران اس کے ساتھ ہو کر جنگ کے لیے روانہ ہوں گے اور ان میں ہر ایک حکمران اپنی امارت کا خواہاں ہوگا۔ پس امام مہدی انہیں شکست دیں گے[2]۔ دراصل یہی وہ جنگ ہے جس کے بارے میں اہل کتاب یعنی مسیحی حضرات "تیسری جنگ عظیم The Third World War" کا تصور رکھتے ہیں حالانکہ یہ ان کے خیال میں تو آخری جنگ ہے جس میں مسیحیوں کا کوئی ایک آدمی نہیں مرے گا جبکہ ان مسلمانوں کا کوئی ایک آدمی بھی نہیں بچے گا[3]۔ تاہم مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق آخری جنگ عظیم جسے حدیث میں ملحمۃ الکبریٰ کہا گیا ہے وہ دمشق میں واقع

ہو گی جس میں انسانوں کی ایک کثیر تعداد موت کے گھاٹ اترے گی اور وہ جنگ مسلمانوں اور مسیحیوں کے مابین لڑی جائے گی جس میں مسلمانوں کے سپہ سالار امام مہدی ہوں گے۔ ہر مجدون نامی جنگ میں بھی امام مہدی سپہ سالار ہوں گے جب کہ غیر مسلم جن میں باغی مسلمان یعنی سفیانی، یہودی، باغی مسیحی اور دیگر کمیونسٹ اور لادین طبقہ کے لوگ ہوں گے، اس میں گرچہ یہودیوں اور ان کے حلیف دوسری اقوام کا بہت بڑا نقصان ہو گا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے[4]۔ مگر اس میں مسلمانوں کا نقصان نہیں ہو گا، ہو گا بھی تو بہت کم، زیادہ نقصان یہودیوں کا ہو گا جیسا کہ کتاب مقدس میں آیا ہے کہ ان کے دو تہائی لوگ مارے جائیں گے اور ایک تہائی رہ جائیں گے[5]۔ باقی جو ایک تہائی لوگ رہ جائیں گے ان کے خاتمہ کے لیے حضرت عیسیٰؑ آئیں گے۔ گویا یہودی ایک کثیر تعداد میں اس سے پہلے امام مہدی کے ہاتھوں اس وقت مسلمان ہوئے جب اللہ رعالیٰ نے حضرت مہدی کے ہاتھوں تابوت سکینہ بارآمد کرایا جس میں تورات و انجیل کو اپنی اصل حالت میں انہوں نے دیکھ کر تصدیق کر لیا تھا۔ باقی جو یہودی ایمان نہیں لائے تو ان پر اللہ نے یہ عذاب مسلط کر دیا۔ کہ ان میں دو تہائی تہہ تیغ ہوئے اور ایک تہائی جان بچا کر بھاگ نکلیں۔ اور انہیں امام مہدی اور ان کے ساتھیوں کے ذریعے اس آخری نشانی دکھلانے کے باوجود سرکشی کی پاداش میں قتل کروادیا جیسا کہ خود ان کی کتاب مقدس میں اس پیش گوئی کو یوں بیان کیا گیا ہے؛

"اور میں قوموں کے درمیان اپنی بزرگی ظاہر کروں گا اور تمام قومیں میری سزا کو جو مَیں نے دی اور میرے ہاتھ کو جو مَیں نے ان پر رکھا دیکھیں گے اور بنی اسرائیل جانیں گے کہ اس دن سے لے کر آگے کو مَیں ہی خداوند ان کا خدا ہوں اور قومیں جانیں گی کہ بنی اسرائیل اپنی بدکرداری کے سبب سے اسیری میں گئے۔ چونکہ وہ مجھ سے باغی ہوئے اس لیے میں نے ان سے منہ چھپایا اور ان کو ان کے دشمنوں کے ہاتھ میں کر دیا اور وہ سب کے سب تلوار سے قتل ہوئے۔ ان کی ناپاکی اور خطاکاری کے مطابق میں نے ان سے سلوک کیا اور ان سے اپنا منہ چھپا لیا۔"[6]

ہاں البتہ بعض ان میں سے پھر بھی بچ جائیں گے جو حضرت عیسیٰ پر ایمان لائیں گے جیسا کہ قرآن میں اللہ نے فرمایا کہ ان اہل کتاب میں کوئی نہیں ہو گا جو حضرت عیسیٰ پر ان کی وفات سے قبل ایمان نہ لائے:وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا[7] یعنی سبھی اہل کتاب یعنی یہودی وعیسائی حضرت عیسیٰ پر ایمان لائیں گے ان کی وفات سے قبل جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے :لا یموت یهودي ولانصرانی حتی یؤمن بعیسی[8]

ان فقروں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ انہیں ایک بار پھر موقع دے گا لیکن اگر اس بار بھی انہوں نے نافرمانی کی تو پھر اللہ ان سے منہ موڑ دیں گے اور ان پر امام مہدی کی شکل میں دشمن مقرر کر دیں گے جو ان سب کو یعنی اکثریت کو قتل کر دے گا کیونکہ یہ سدھرنے والے نہیں۔ کیا کوئی یہودی ان فقروں پر دل ودماغ کی کھڑکی کھول کر تھوڑی دیر فکر کر سکتا ہے؟

اس جنگ میں مسلمانوں کے لیے عظیم خوشخبری آپ ﷺ نے یہ بیان فرمائی کہ اس میں مسلمان سلامت رہیں گے اور بہت سارا مال غنیمت مسلمانوں کے حصے میں آئے گا[9]۔ تبھی تو حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ حرماں نصیب ہے وہ شخص جو بنو کلب کے اموال غنیمت سے محروم رہا[10]۔ یہ جنگ میدان ہرمجدون میں لڑی جائیگی جو کہ یروشلم سے شمال کی جانب 133 کلومیٹر اور گلیلی سمندر سے جنوب میں 40 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے[11]۔ عبرانی زبان میں "ہر" کے معنی پہاڑ کے ہیں اور "مجدون" یا "مجدو" اس وادی کو کہتے ہیں۔ اس جنگ کا یہی میدان ہو گا جو شمال میں "مجیدو" سے لے کر جنوب میں ایدوم تک 200 میل کے فاصلے پر پھیلا ہوا ہے۔ مغرب میں میدان بحر ابیض متوسط سے او مشرق میں موھاب کے ٹیلوں تک 100 میل کے فاصلہ تک چلا گیا ہے[12]۔ یہ ایک وسیع میدان ہے جسے فوجی ماہرین علاقے کی سٹریٹیجیکل موقع محل کے لحاظ سے بہت اہمیت دیتے ہیں۔ کیونکہ یہاں جو بھی پہلے آکر قابض ہو گیا تو وہ آنے والے حملہ آور پر بآسانی غالب

آسکتا ہے جیسا کہ پندرھویں صدی قبل مسیح میں اور پھر 609 قبل مسیح میں دو جنگیں ہوئیں ان سے ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ مقام اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔[13]

فلسطین میں موجود ہر مجدون کا میدان

ہر مجدون کیا ہے؟ (What is Armageddon?)

بے شک یہ بہت بڑی جنگ ہے، یہ تباہ کن ایٹمی جنگ ہے، بہت بڑا اسٹریٹیجک یعنی تزویری مقابلہ ہے، یہ اتحادی عالمی جنگ ہے جس کا انتظار آج ساری روئے زمین کے رہنے والے کر رہے ہیں، یہ دینی اور سیاسی ٹکراؤ ہے، یہ نئی صلیبی جنگ ہے، یہ دیو مالائی اژدہے (Dragon War) کی جنگ ہے، جس کے کئی پہلو ہوں گے، یہ تاریخ کی سخت ترین اور درشت ترین جنگ ہے، یہ خاتمہ کی ابتداء ہے، یہ ایک ایسی جنگ ہے

جس سے پہلے مشکوک سلامتی پھیل جائے گی اور لوگ کہنے لگیں گے کہ امن اور سلامتی نازل ہو گئی، بے شک یہ ہر مجدون (Armageddon) ہے۔[14]

اہل کتاب کے محققین اس تاریخی پہاڑ کے بارے میں یوں لکھتے ہیں؛

Mount Tell Megiddo is not actually a mountain, but a Tell (A hill created by many generation of people living and rebuilding on the same spot, on which ancient forts were built to guard….via Maris…Egypt…Empires of Syria, Anatolia and Mesopotamia. Megiddo was the location of various ancient battles, including one in the 15th century B.C and one is 609 B.C.[15]

اس جنگ میں مسلمانوں کے سپہ سالار امام مہدی جب کہ غیر مسلموں کے لیڈر "سفیانی" ہو گا جس کے ساتھ ایران، اسرائیل، امریکہ، چین، روس، جاپان اور بھارت ہو گا۔ امریکہ اس جنگ میں حصہ ضرور لے گا کیونکہ وہ ایک طرف اپنے یسوع مسیح کے لیے راہ ہموار کریں گے کہ اسرائیل ان کے قبضہ میں آ جائے اور دوسری طرف مسلمانوں کا صفایا کرنا چاہیں گے کیونکہ انہیں خوب معلوم ہے کہ ان کی راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ مسلمان ہی ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ :"قیامت قائم نہ ہو گی جب تک تم ایسے لوگوں سے جہاد نہ کرو جن کے جوتے بالوں کے بنے ہوئے ہوں گے اور ان کے چہرے چوڑے اور سرخ اور تہہ بہ تہہڈھالوں کی مانند ہوں گے، ناک چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔"[16]

حدیث کے الفاظ كان وجوههم المجان المطرقة [17] "گویا ان کے چہرے تہہ شدہ ڈھال کی طرح ہوں گے"

توحافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ المجان جمع ہے مجن کی اور مجن کے معنی الترس یعنی ڈھال کے ہیں اور ڈھال سے اپنے پورے بدن کو تیر وغیرہ سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اس لیے ان کے چہروں کو اس معنی

میں تشبیہ دی گئی کہ جو چوڑے اور ڈھال کی طرح ہوں گے اور مطرقہ سے ان کے چہروں کو اس معنی میں تشبیہ دی گئی کہ وہ بہت زیادہ موٹے وار گوشت والے ہوں گے۔[18]

اور حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ان سے مراد اہل بارز یعنی کرد ہیں[19]۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد عجمی قوم ہے[20]۔ جب کہ حافظ عراقی نے اس سے ترک قوم مراد لی ہے، فرماتے ہیں: "یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے کہ انہوں نے جس قوم کی یہ صفات بیان فرمائی ہے وہ ساری صفات ترک قوم میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی ان کے چہرے سرخ، آنکھیں چھوٹی، ناک چپٹی، جوتے بالوں والے اور ان کے چہرے ایسے ہیں جیسے کوئی ڈھال ہوتی ہے اور اس قوم سے مسلمانوں نے کئی مرتبہ لڑائی بھی کی ہے۔"[21]

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب تک ترک تمہیں چھوڑے رہیں یعنی کچھ نہ کہیں، تم بھی انہیں چھوڑے رہو، کچھ نہ کہو[22]۔

یہ تو طے ہے کہ ترکی پر امریکہ اور اس کے اتحادی حملہ کریں گے کیونکہ یہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل جائے گا اور اسلام بول کو وہ دوبار قسطنطنیہ بنائیں گے۔ تب ترک قوم حدیث کی روشنی میں تین گروہوں میں تقسیم ہو گی۔ ایک گروہ کو محصور کر دیا جائے گا اور جو محصور ہو جائیں تو وہ آخر کار اسلحہ سے کام لے شہادت کو گلے لگالیں گے [23]، یعنی وہی گروہ جنگ لڑتے لڑتے شہید ہو جائیگا، دوسرا گروہ اپنی جان بچانے کے لیے کفر اختیار کر لے گا[24] اور تیسرا گروہ وہاں سے ہجرت کر لے گا اور جا کر بصریٰ میں دریائے دجلہ کے کنارے آباد ہو کر کھیتی باڑی میں لگ جائے گا[25]۔ تو یہ جو حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ترک قوم سے جنگ کرو گے، شاید یہی مرتد قوم ہو گی جو مسلمانوں کے مقابلے میں آکر لڑے گیا ور مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہے[26]۔

اس سخت حالت میں کہ ان پر امریکہ اور اس کے اتحادی حملہ کر کے ان کو محصور بنالیں گے تو اہل عرب انہیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دیں گے۔ حدیث کے مطابق ان کو تین بار یہ دعوت دی جائے گی، جو ان میں

پہلی بار بھاگ کر ان سے جاملا تو وہ نجات پالے گا، اسی طرح دوسری بار بعض نجات پالیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے اور تیسری بار سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے کیونکہ وہ کفار سے جاملیں گے۔[27]

اور غالباً اسی واقعہ کو حدیث میں "فتنہ احلاس" کہا گیا ہے کیونکہ جب آپ ﷺ سے "احلاس" کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ھی ھرب و حرب[28]، یعنی بھاگنا اور جنگ کرنا کہ بعض مسلمان بھاگ جائیں گے اور بعض وہاں رہ کر جنگ کریں گے۔ اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی اس وقت تک کہ جب مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ لڑیں[29]۔(جس میں غلبہ پاکر) مسلمان ان (یہودیوں) کو قتل کریں گے (یہود شکست کھا کر بھاگ نکلیں گے اور مسلمان ان کا تعاقب کریں گے) یہاں تک کہ یہودی (جان بچانے کے لیے) کسی درخت یا پتھر کی اوٹ میں چھپ جائے گا تو وہ درخت یا پتھر پکار اٹھے گا "اے مسلمان، اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی (چھپا) ہے۔ آؤ اسے قتل کردو(چنانچہ وہ مسلمان اسے جالے گا اور اسے وہاں قتل کردے گا۔ یعنی درخت بھی ان یہودیوں کی نشاندہی کریں گے) سوائے غرقد[30](Boxthorn) درخت کے، کیونکہ یہ یہودیوں کا درخت ہے[31]۔ اسی طرح ایرانی شیعہ لوگ بھی امام مہدی کے خلاف ہر مجدون کے معرکے میں شرکت کریں گے۔ حیران نہ ہو کہ وہ خود کو جو امام مہدی کے سب سے بڑے "مداح" سمجھتے ہیں تو وہ کیسے ان کے خلاف جائیں گے؟ کیونکہ ان کا مزعومہ "امام مہدی" اور حقیقی امام مہدی میں بہت فرق ہے اس لیے یہ کفار کا ساتھ دے کر امام مہدی سے لڑیں گے۔ اس بارے میں محقق امین جمال الدین لکھتے ہیں؛

"فارس یعنی ایران سے شیعوں کا ایک لشکر نکلے گا۔ وہ اہل بیت کے بدترین دشمن ہیں۔ وہ ان کے بارے میں نہ قرابت کا پاس کرتے ہیں نہ قول و اقرار کا اور نہ اس بات پر ان کو شرم محسوس ہوگی کہ وہ اس مہدی کے خلاف لڑنے کے لیے لشکر روانہ کر رہے ہیں جو ان کو وہ بارھواں امام نہیں جن کا وہ انتظار کر رہے تھے۔ (کیا ہی عجیب ہے کہ جس کے انتظار میں صدیوں سے ان کی آنکھیں راہ تکتے تکتے تھک گئیں اور اب

جب وہ آہی گئے تو اسی منتظر، امام العصر اور صاحب زمان کے خلاف جنگ کرنے جارہے ہیں، بہرحال) بعد ازاں ان کو بدترین شکست سے دوچار کر دیا جائے گا اور امام مہدی کا جھنڈا نہیں جھکے گا۔ ان کے جھنڈے سفید اور زرد رنگ کے ہوں گے جن میں دھاریاں ہوں گی اور ان میں اللہ کا اسم اعظم لکھا ہوگا۔"[32]

علامہ برزنجی اپنی مشہور کتاب "الاشاعۃ لاشراط الساعۃ" میں شیعوں کے بارے میں لکھتے ہیں: "شیعہ سنیوں کے بدترین دشمن ہیں جو مہدی کے خلاف لڑنے والوں کا ہراول دستہ ہوں گے۔"[33]

ان احادیث، آثار اور اقوال اکابر سے پتہ چلتا ہے کہ کئی قومیں جمع ہو کر اس جنگ میں مسلمانوں کے خلاف آئیں گی جیسا کہ ایک حدیث میں صاف الفاظ میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم پر دنیا کی قومیں چڑھ آئیں گی[34]۔ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس لشکر میں اسرائیل، باغی عرب، برطانیہ، فرانس، کوریا، ترک، چائنا، امریکہ، جاپان، ایرانی شیعہ اور باغی مسیحی سبھی شامل ہونگے۔ اسرائیل نامی ملک پر تو چونکہ مسلمانوں کا قبضہ ہو چکا ہو گا اس لیے اس سے مراد یہودی ہیں جو جابجا سازشیں کر رہے ہوں گے۔ آج کل جو حالات چل رہے ہیں گویا یہ ہرمجدون کی تیاریاں ہیں۔

اہل کتاب کے نزدیک تیسری جنگ عظیم سے مراد "جنگ ہرمجدون" ہے اور مسلمانوں کے ہاں "الملحمۃ الکبریٰ" حدیث کے مطابق آخر جنگ ہے جس کے بعد کوئی بڑی جنگ نہ ہو گی بلکہ دنیا فنا ہو گی جیسا کہ ابوداؤد میں ایک حدیث میں چار فتنوں کا بیان ہے کہ اس کے بعد دنیا فنا ہو جائے گی[35]۔ اور ان چار فتنوں سے مراد یہی جنگیں ہیں۔ جن میں دو ہوچکی اور دو کا ہونا ابھی باقی ہے۔ یعنی ایک ہرمجدون (Armageddon) اور الملحمۃ الکبریٰ (The Ever Greatest World War of The Earth)۔

ترکی کے شہر استنبول کے کتب خانہ میں تیسری صدی ہجری کے ایک نایاب مخطوطہ میں ایک کمیاب اثر مروی ہے۔ یہ اثر حضرت ابوہریرہؓ کی ہے جسے اپنی حیات مبارکہ میں روایت کرنے سے وہ ڈرتے تھے لیکن

جب انہیں موت کا احساس ہوا تو وہ اس بات سے خوف زدہ ہوئے کہ کہیں علم چھپا نہ رہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ارد گرد بیٹھے لوگوں سے کہا؛

"ایک خبر جس کے ذریعے سے مجھے پتہ چلا ہے کہ آخری زمانہ کی جنگوں میں کیا کچھ ہو گا۔۔۔ پھر فرمایا؛ 1300ھ کے عشروں میں روم کے بادشاہ کی رائے میں ساری دنیا کی جنگ ہونا لازمی ہو گا۔ پس اللہ کی مشیت بھی یہی ہو گی کہ جنگ ہو۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ ایک آدمی جرمن ملک پر مسلط ہو گا جس کا نام ہر (ہٹلر) ہو گا۔۔۔۔ جنگ کی آگ کے کئی سالوں بعد وہ اللہ کے غضب کا نشانہ بنے گا اور روس کے سردار اسے قتل کر دیں گے۔۔۔۔ 1400ھ کی دہائیوں میں مہدی کا خروج ہو گا۔ وہ ساری دنیا سے جنگ کرے گا۔ سب گمراہ اور اللہ کے غضب کے مارے اس کے خلاف جمع ہو جائیں گے اور ان کے ساتھ وہ لوگ بھی جو اسراء و معراج کے ملک (یعنی فلسطین) میں نفاق کی حد کمال تک پہنچے ہوں گے۔ یہ سب مجدون نامی پہاڑ کے قریب جمع ہوں گے۔ ساری دنیا کی مکار اور بدکار ملکہ جس کا نام امریکہ ہے، اس کے مقابلے کے لیے نکلے گی۔ اس دن یہودی اوج کمال تک پہنچ گئے ہوں گے۔ پاک شہر بیت المقدس (یروشلم) ان کے قبضے میں ہو گا۔ برو بحر اور فضا سے سب ممالک آدھمکیں گے، سوائے ان ممالک کے جہاں خوفناک برف پڑتی ہو اور جہاں خوفناک گرمی پڑتی ہو۔ مہدی دیکھے گا کہ پوری دنیا بری بری سازشیں بنا کر اس کے خلاف صف آراء ہے اور وہ دیکھے گا کہ اللہ کی تدبیر سب سے زیادہ کارگر ہو گی۔ وہ دیکھے گا کہ پوری دنیا اللہ کی ہے اور سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ساری دنیا بمنزلہ ایک درخت کے ہے جس کی جڑیں اور شاخیں اسی اللہ کی ملکیت ہیں۔۔۔ ان پر انتہائی کربناک تیر پھینکے جائیں گے اور زمین و آسمان اور سمندر کو ان پر جلا کر راکھ ڈالے گا۔ آسمان سے آفتیں برسیں گی۔ زمین والے سب کافروں پر لعنت بھیجیں گے اور پھر اللہ ہر کفر کو مٹانے کی اجازت دے دے گا۔"[36]

اس نہایت حیرت انگیز پیش گوئی کے ذکر کرنے کے بعد مذکور محقق لکھتا ہے؛

"یہ اثر ان عجیب وغریب آثار میں سے ہے جسے ایک عظیم صحابی ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے۔ یہ آثار اصل ماخذ اور راویوں کی طرف منسوب ہیں۔ ان کے جھوٹ سچ کے ذمہ دار راوی ہوں گے اور اگر وہ مجھے قابل قبول نہ ہوں گے تو میں ان کو بیان ہی نہیں کرتا اور میں یاد دلاتا چلوں کہ ابوہریرہؓ صحابہ کرام میں حدیث رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سب سے بڑے حافظ تھے جیسا کہ بخاری کے باب العلم میں معروف حدیث ہے جس میں ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دو قسم کی احادیث یاد کی ہیں، ان میں ایک کو تو میں نے پھیلا دیا ہے اور اگر دوسری قسم کو پھیلا دوں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے۔ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ ابوہریرہؓ (قیامت تک آنے والے تمام) امراء وسلاطین اور ان کے آباء واجداد کے نام بھی جانتے تھے۔ ابوہریرہؓ نے اس علم کو چھپائے رکھا پھر اس نے اپنی وفات سے پہلے بیان کیا اس ڈر سے کہ کہیں علم کو چھپا کر گنہگار نہ ہو جائیں۔"[37]

بیت المقدس (یروشلم) کے قریب ہر مجدون کی خون آشام لڑائی میں سفیانی اور اس کے اتحادی افواج کے خاتمے پر ان سے بہت سارا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آجائے گا اور چونکہ اس جنگ میں جو کئی ملکوں سے لوگ سفیانی کے ساتھ آئے ہوں گے انہیں مسلمان یا تو قتل کر دیں گے اور یا قیدی بنالیں گے۔ محدث ارطاۃ فرماتے ہیں کہ کنواری لڑکیاں آٹھ آٹھ درہم میں فروخت کی جائیں گی[38]۔ حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے مسیحی حضرات (عیسائی) امام مہدی سے صلح کریں گے جو سات سال تک چلے گی۔[39]

حوالہ جات

[1]امین محمد جمال الدین، ہر مجدون-اردو مترجم خورشید عالم، ص60، صفہ پبلیکیشنز لاہور، 2003ء۔

[2]الخزاعی، ابوعبداللہ نعیم بن حماد(م:228ھ) کتاب الفتن، حدیث نمبر960، مکتبہ توحید، قاہرہ، ط1، 1412ھ۔

[3] Grand Forks, Armageddon,(Hoeing Research Library, Canada 1995), p.56

[4]الالبانی، ابوعبدالرحمٰن محمد ناصر الدین(م:1420ھ)سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، رقم الحدیث، 5424، ط1، مکتبۃ المعارف، الریاض، بدون التاریخ۔ والحدیث رواہ احمد، ابوداؤد، ابن حبان وابن ماجہ.

[5]کتاب مقدس، زکریاہ، 13:8-9، بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور2015ء۔

[6]محل مذکور، 39:21-24

[7]القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیت نمبر159۔

[8]الطبری، محمد بن جریر(م:310ھ)، تفسیر طبری385:9، دار صادر بیروت1409ھ۔

[9]الالبانی، ابوعبدالرحمٰن محمد ناصر الدین(م:1420ھ)سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، رقم الحدیث5424۔

[10]الخزاعی، ابوعبداللہ نعیم بن حماد، کتاب الفتن، حدیث نمبر961۔

[11]https://en.wikipedia.org/wiki/Armageddonaccessed 17 May 2018

[12]امین محمد جمال الدین، امت مسلمہ کی عمر، اردو ترجمہ: پروفیسر خورشید عالم، ص27، طبع ہفتم2008ء، انجمن خدام القرآن لاہور۔

[13]https://en.wikipedia.org/wiki/Armageddon

[14]امین محمد جمال الدین، ہر مجدون، ص55، صفہ پبلیکیشنز لاہور، 2003ء،۔

[15]https://en.wikipedia.org/wiki/Armageddonaccessed 17 May 2018

[16]ملاحظہ ہو: صحیح البخاری، رقم الحدیث-2929، صحیح مسلم، رقم الحدیث-2912، ابوداؤد، رقم الحدیث909، جامع ترمذی، رقم الحدیث-2215، مسند اسحاق بن راھویہ، رقم الحدیث845۔

[17]مذکور

[18]العسقلانی، ابوالفضل احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، 763:6، دار المعرفہ، بیروت، 1379ھ

[19] البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، رقم الحدیث-3591، ط1، 1422ھ، دار طوق النجاۃ، دمشق۔

[20] ابن راہویہ، ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم (م: 238ھ) مسند اسحاق بن راہویہ، رقم الحدیث845۔ طبعہ اول، مکتبۃ الایمان، مدینہ منورہ-1412ھ۔

[21] ملاحظہ ہو: طرح التثریب للعراقی، 224:7، شرح المسلم للنووی، رقم الحدیث-2010

[22] السجستانی، ابوداؤد سلیمان بن الاشعث (م:275ھ)، سنن ابی داؤد، رقم الحدیث-908، مکتبۃ صیدا، بیروت، بدون التاریخ۔

[23] علاء الدین، علی بن حسام الدین بن قاضی خان القادری الشاذلی (م:975ھ)، فی سنن الاقوال والافعال، رقم الحدیث30935 تحقیق: بکری حیاتی، طبعہ پنجم 1401ھ، مؤسسۃ الرسالۃ-بیروت۔

[24] ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایسا زمانہ آئے گا کہ صبح کو بندہ مؤمن ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مؤمن ہوگا تو رات کو کافر۔ اپنے دین کو دنیا کی معمولی چیزوں کے لیے فروخت کر ڈالے گا۔ (ملاحظہ ہو: کنز العمال، حدیث31020) گرچہ یہ حدیث عام ہے لیکن استنبول کے لیے خاص لگتا ہے۔

[25] السجستانی، ابوداؤد سلیمان بن الاشعث (م: 275ھ) سنن ابی داؤد، رقم الحدیث، 912۔

[26] محل مذکور، رقم الحدیث، 957

[27] ایضاً، رقم الحدیث 911

[28] ایضاً، رقم الحدیث 851

[29] اس دور میں بہت سارے یہودی اس وقت ایمان لائیں گے کہ جب امام مہدی انطاکیہ سے تابوت سکینہ برآمد کریں گے اور بہت سے ایسے بھی ہوں گے کہ وہ مختلف خرق عادت کاموں کو دیکھ کر اسلام سے مشرف ہوں گے مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک یہودی کے ساتھ بھیڑیا کلام کرے گا جسے دیکھ کر وہ بہت متعجب ہوگا اور مسلمان ہو جائے گا۔ (ملاحظہ ہو: بخاری، 3663، مسلم2388، مسند اسحاق850، دلائل النبوۃ4282)

[30] غرقد ایک کانٹے دار جھاڑی نما درخت ہے جو یروشلم کے قرب وجوار میں پایا جاتا ہے۔ جو چھونے والے کو تکلیف دیتا ہے یہودی اس درخت کو اسرائیل میں خاص کر گولان میں بڑی سطح پر کاشت کر رہے ہیں؛

[31] النیسابوری، ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری (م:261ھ)، صحیح مسلم، رقم الحدیث2838۔

[32] امین محمد جمال الدین، امت مسلمہ کی عمر، ص61۔

[33] البرزنجی، الشریف محمد بن رسول (م:1103ھ) الاشاعۃ لاشراط الساعۃ، ص114، ط3، 1426ھ، دار المنہاج، جدہ۔

[34] السجستانی، ابو داؤد سلیمان بن الاشعث (م: 275ھ) سنن ابی داؤد، رقم الحدیث94۔

[35] محل مذکور، رقم الحدیث850۔

[36] امین محمد جمال الدین، ہرمجدون، اردو مترجم پروفیسر خورشید عالم، صفہ پبلیشرز لاہور، طبع ہفتم 2008ء، ص36-37

[37] محل مذکور، ص37-38

[38] الخزاعی، ابو عبد اللہ نعیم بن حماد (م:228ھ) کتاب الفتن، رقم الحدیث967۔

[39] ملاحظہ ہو: کتاب الفتن لنعیم بن حماد،، حدیث1245، الجامع الکبیر للسیوطی، حدیث1351